Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۲۸ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۳۰ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۳۰ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۸

معمولی توبہ کافی نہیں

جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو۔ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز سے یا روزہ سے سنور نہیں سکتی۔

(ملفوظات جلد سوم صـ۱۸۱)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا کی لذّت خارش کی طرح ہے۔ ابتداءً لذّت آتی ہے۔ پھر جب کھجلاتا رہتا ہے تو زخم ہو کر اُس میں سے خون نکل آتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ ناسُور کی طرح بن جاتا ہے اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ گھر بہت ہی ناپائیدار اور بے حقیقت ہے۔ مجھے کئی بار خیال آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی مُردے کو اختیار دے دے کہ وہ پھر دُنیا میں چلا جاوے تو وہ یقیناً توبہ کر اُٹھے کہ میں اس دُنیا سے باز آیا۔ خدا تعالیٰ پر سچّا ایمان ہو تو انسان ان مشکلاتِ دُنیا سے نجات پا سکتا ہے، کیونکہ وہ دردمندوں کی دُعاؤں کو سُن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دُعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہو گا۔ اگر تھک جاوے گا تو نری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بدظن ہو کر سلبِ ایمان کر بیٹھے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۱۷)

اکثر بدیوں کی اصل جڑ سُوءِ ظن ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطلب کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے گھر کی حالت اور اس کی حالت کو نہیں جانتا اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے۔ اپنی حاجت براری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر شرارت کی اور میری دستگیری سے منہ موڑا۔ تب محض ظن کی بناء پر جہاں اس کی محبت بڑھنی چاہیئے تھی عداوت کا بیج بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے جو عداوت کا پھل ہیں۔ کئی لوگوں سے میں نے پوچھا ہے کہ جب تم نے میرا نام سنا تھا تو میری یہی تصویر اور موجودہ حالت کا نقشہ آپ کے دل میں آیا تھا یا کچھ اور ہی سماں اپنے دل میں آپ نے باندھا ہوا تھا تو انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ جو نقشہ ہمارے دل میں تھا اور جو کچھ ہم سمجھے بیٹھے تھے وہ نقشہ نہیں پایا۔ یاد رکھو بہت بدیوں کی اصل جڑ سُوءِ ظن ہوتا ہے۔ میں نے اگر کبھی سُوءِ ظن کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم فرما دی کہ بات اس کے خلاف نکلی۔ میں اس میں تجربہ کار ہوں۔ اس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سُوءِ ظنیوں سے بچو۔ اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے۔ اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے (ولا) تجسس نہ کرو۔ تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے جب انسان کسی کی نسبت سُوءِ ظنی کی وجہ سے ایک خراب رائے قائم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت میں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ اگر کوئی پوچھے تو پھر اس کا کیا جواب دوں گا۔ اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے، جیسے فرمایا اللہ کریم نے (اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کریں)۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ضرورت معلّمین

○ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کو جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایسے میٹرک پاس اصحاب کی بطور معلّم ضرورت ہے۔ جو دینی معلومات اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ سو ایسے اصحاب مکرم امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست جلد از جلد ارسال فرما دیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

مکرم شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل لکھتے ہیں:۔

قبل ازیں متعدد مرتبہ الفضل کے ذریعہ قارئین کرام سے خاکسار اپنی اہلیہ کے لئے دعا کی درخواست کر چکا ہے۔ مخلصین جماعت دردمندانہ دعاؤں اور بیمار پرسی پر مشتمل خطوط لکھتے رہتے ہیں جن سے بفضلِ خدا بڑی تسکین حاصل ہوتی ہے اور بیمار پرسی کرنے والے احباب و خواتین کے لئے دل کی گہرائی سے دعائیں نکلتی ہیں اور ان کی طرف سے جن جذبات اخوّت اور محبت کا اظہار ہوتا ہے اس سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔

میری اہلیہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۱ء سے بعارضہ فالج بیمار چلی آ رہی ہیں۔ نظر میں شناخت اور زبان میں بولنے کی طاقت ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ اس عرصہ میں مختلف عوارض کے شدید حملے ہوتے رہے لیکن یہ بزرگوں اور بھائی بہنوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حملہ سے محفوظ رکھا۔ اور اگرچہ وہ صاحب فراموش ہیں لیکن گھر کی رونق کا باعث ہیں۔

؏ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

جملہ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے۔ وہ کسی وقت بھی معجزہ دکھا سکتا ہے۔

احباب ہوشیار رہیں

معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص جو اپنا نام سیّد وقار عباس شیرازی سکنہ بابو محلہ گلی ۱۷ صدر بازار سیالکوٹ بتاتا ہے اپنے آپ کو مربّی سلسلہ ظاہر کر کے احباب سے روابط استوار کرتا ہے اور چوری کی وارداتیں کرتا ہے۔ براہ کرم احباب اس شخص سے ہوشیار رہیں۔

اس شخص کا اصل نام و پتہ محمد اشرف ولد خیر دین راجپوت سکنہ موضع سٹھیالہ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال ہے اور یہ شمس ٹیکسٹائل مل چنیوٹ میں کام کرتا رہا ہے۔ اب تک لالیاں اور لاہور میں چوری کی وارداتیں کر چکا ہے۔

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ ۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۳۰ ۔ جون ۱۹۹۲ء

اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبّت

اگرچہ اس بات سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی ایک دلیل اس کی عبادت بھی ہے۔ جوں جوں انسان کو خدا تعالےٰ کی محبت کی معرفت حاصل ہوتی ہے توں توں وہ اسکی عبادت میں زیادہ شغف حاصل کر لیتا ہے اور اس کی عبادت میں سوز و گداز کی بھی کیفیت نمایاں سے نمایاں تر ہو جاتی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عبادت میں انسان کے نفس کی ملونی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر حصول مقصد جنّت ہے۔ اور جنّت کا نقشہ انسان کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے پر مجبور کر دیتا ہے تو کہا جائے گا کہ یہ محبت اور یہ عبادت حصولِ جنّت کے لئے ہے۔ اگر جنّت کا ملنا اس کے لئے ناممکن بنا دیا جائے تو ہو سکتا ہے وہ عبادت کی طرف مائل نہ رہے۔ یا عبادت سے اس کا دل اُچاٹ ہو جائے۔

سب سے اعلیٰ اور سب سے بالا اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی ہے۔ اس محبت میں عبادت ہوتی ہے لیکن اسکی غرض صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہوتا ہے۔ اور انسان راضی کرنے کی بات کو بھی سمجھے بغیر محض اس لئے عبادت کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے پیار ہے۔ اس عبادت کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اس سے وہ بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"ذاتی محبّت والے سے اگر اسکی غرض پوچھی جاوے کہ تُو کیوں خدا کی عبادت کرتا ہے تو وہ کچھ بتا نہیں سکتا۔ کیونکہ اسے کوئی ذاتی غرض محسوس ہی نہیں ہوتی بلکہ اگر اس کے لئے دوزخ کی وعید بھی ہو کہ اگر تُو عبادت کرے گا تو دوزخ ملے گا۔ تب بھی وہ رُک نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کے رگ و ریشہ میں اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور محبّت ہوتی ہے۔ وہ بے اختیار ہو کر اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ کیوں کھنچا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ وہ ثواب و عذاب کی پرواہ کرتا ہے اور نہ مدح و ذم کا اس پر اثر ہوتا ہے۔"

یہ ہے ذاتی محبّت۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ حقیقی محبّت۔ محبّت تو اس کے احسانوں اور اس کے حُسن کے باعث ہے۔ محبّت تو ان باتوں کے باعث ہے جو پہلے ہو چکیں۔ جو کچھ اس نے ہمارے لئے کیا ہے۔ ہماری پیدائش سے بھی پہلے۔ اور جو کچھ وہ اب کر رہا ہے۔ اور ہر لمحہ اور ہر قدم پر کر رہا ہے۔ پھر انسان اپنی محبّت اور عبادت کو کسی بہشت یا کسی اور نعمت سے منسلک کیوں کرے۔ محبّت کرے تو خدا سے ذاتی ہی محبّت کرے۔

بہت لکھے پڑھے ہیں آپ شائد
کھنگالی ہیں بہت ساری کتابیں
یہ اشہبِ علم کا اچھا ہے لیکن
ہیں کس کے ہاتھ میں اس کی طنابیں

—— ابو الاقبال

رہرو رہِ اُلفت پہ رواں اور بھی ہوں گے
ہاتھوں میں لئے ہدیۂ جاں اور بھی ہوں گے

اِک تم ہی نہیں راہِ محبّت میں پریشاں
محرومِ طلب غمزدگاں اور بھی ہوں گے

دعوئ محبّت بھی بہت خوب ہے لیکن
اُلفت کو پرکھنے کے نشاں اور بھی ہوں گے

سچ کہہ کے ضروری تو نہیں دِل شکنی بھی
سچ بات کے اندازِ بیاں اور بھی ہوں گے

اِک تُو ہی نہیں آج مرے حال پہ گریاں
کچھ دیدۂ خونبانہ فشاں اور بھی ہوں گے

مشکل ہی سہی منزلِ جاناں مگر اے دل
اس راہ میں قدموں کے نشاں اور بھی ہوں گے

غمہائے کم و بیش میں عمر اپنی گنوا دی
کچھ سود و زیاں ہم نفساں اور بھی ہوں گے

بس ایک جھلک اے مرے دلدار کہ مجھ سے
کچھ لوگ گرفتارِ گماں اور بھی ہوں گے

آخر کوئی حد ہے بھی کہیں ظلم و ستم کی
کتنے ہو ستم اور بھی ہاں اور بھی ہوں گے

دیوانگئ عشق سلامت ہے تو محمود
احوالِ غمِ عشق بیاں اور بھی ہوں گے

ڈاکٹر محمود الحسن

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"غرضیکہ یاد رکھو کہ دین کو دُنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور بعیت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤں گا یا ایسی کیمیا حاصل ہو جاوے گی کہ گھر بیٹھے روپیہ بنتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اس لئے مامور کیا ہے کہ ان باتوں کو لوگوں سے چھڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں اور اس کے لئے ہر ایک دُکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں۔

میری تعلیم کے سلسلے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا ہے۔ آپ چونکہ طبیب بھی تھے اور اس بات کو جانتے تھے کہ میری صحت اس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں۔ اس لئے آپ کا طریق تھا کہ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت ککرے پڑ گئے تھے اور متواتر تین چار سال تک میری آنکھیں دکھتی رہیں اور ایسی شدید تکلیف ککروں کی وجہ سے پیدا ہو گئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بینائی ضائع ہو جائے گی۔ اس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ اور ساتھ ہی آپ نے روزے رکھنے شروع کر دئے مجھے اس وقت یاد نہیں کہ آپ نے کتنے روزے رکھے۔ بہرحال تین یا چار روزے آپ نے رکھے جب آخری روزے کی آپ افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کے لئے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یکدم میں نے آنکھیں کھول دیں اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ لیکن اس بیماری کی شدت اور اس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری آنکھ کی بینائی ماری گئی۔ چنانچہ میری بائیں آنکھ میں بینائی نہیں ہے میں رستہ تو دیکھ سکتا ہوں مگر کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ دو چار فٹ پر اگر کوئی ایسا آدمی بیٹھا ہو جو میرا پہچانا ہوا ہو تو میں اس کو دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی بے پہچانا بیٹھا ہو تو مجھے اس کی شکل نظر نہیں آ سکتی۔ صرف دائیں آنکھ کام کرتی ہے مگر اس میں بھی ککرے پڑ گئے اور وہ ایسے شدید ہو گئے کہ کئی کئی راتیں میں جاگ کو کاٹا کرتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے میرے استادوں سے کہہ دیا تھا پڑھائی اس کی مرضی پر ہو گی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے کیونکہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کر سکے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بارہا مجھے صرف یہی فرماتے کہ تم قرآن کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحب سے پڑھ لو۔ اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو۔ کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے ماسٹر فقیر اللہ صاحب جن کو خدا تعالیٰ نے اس سال ہمارے ساتھ ملنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ ہمارے حساب کے استاد تھے اور لڑکوں کو سمجھانے کے لئے بورڈ پر سوالات حل کیا کرتے تھے۔ لیکن مجھے اپنی نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ جتنی دور بورڈ تھا اتنی دور تک میری بینائی کام نہیں دے سکتی تھی اور پھر زیادہ دیر تک میں بورڈ کی طرف یوں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ نظر تھک جاتی تھی اس وجہ سے میں کلاس میں بیٹھنا فضول سمجھتا تھا۔ کبھی جی چاہتا تو چلا جاتا کبھی نہ جاتا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے پاس میرے متعلق شکایت کی کہ حضور یہ کچھ نہیں پڑھتا۔ کبھی مدرسے میں آ جاتا ہے کبھی نہیں آتا۔ مجھے یاد ہے جب ماسٹر صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے پاس یہ شکایت کی تو میں ڈر کے مارے چھپ گیا کہ معلوم نہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کس قدر ناراض ہوں۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی کبھی مدرسے چلا جاتا ہے ورنہ میرے نزدیک تو اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کر سکے پھر ہنس کر فرمانے لگے اس سے ہم نے آٹے دال کی دکان تھوڑی کھلوانی ہے کہ اسے حساب سکھایا جائے حساب اسے آئے یا نہ آئے کوئی بات نہیں ۔۔۔ اگر یہ مدرسہ میں چلا جائے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب واپس آ گئے۔ میں نے اس نرمی سے اور بھی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور پھر مدرسے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ کبھی مہینہ میں ایک آدھ دفعہ چلا جاتا تو اور بات تھی غرض اس رنگ میں میری تعلیم ہوئی اور میں درحقیقت مجبور بھی تھا کیونکہ بچپن میں علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا رہا۔ پھر اس کے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی۔ آیوڈائیڈ آف مرکری کی تلی کے مقام پر مالش کی جاتی تھی۔ اسی طرح گلے پر بھی اس کی مالش کی جاتی تھی۔ کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی غرض آنکھوں میں ککرے جگر کی خرابی، عظیم تہال کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہو جانا۔ جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا فیصلہ کر دینا کہ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہو گا۔

ایک دفعہ ہمارے نانا جان، حضرت میر ناصر نواب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے میرا اردو کا امتحان لیا میں اب بھی بہت بدخط ہوں مگر اس زمانہ میں تو میرا اتنا بدخط تھا کہ پڑھا ہی نہیں جاتا تھا کہ میں نے کیا لکھا ہے۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ پتہ لگائیں۔ میں نے کیا لکھا ہے۔ مگر انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔ میرے بچوں میں سے اکثر کے خط مجھ سے اچھے ہیں میرے خط کا نمونہ صرف میری لڑکی امۃ الرشید کی تحریر میں پایا جاتا ہے۔ اس کا لکھا ہوا ایسا ہوتا ہے کہ ہم نے امۃ الرشید کے لکھے ہوئے پر ایک روپیہ انعام مقرر کر دیا تھا کہ اگر خود امۃ الرشید بھی پڑھ کر بتا دے کہ اس نے کیا لکھا ہے تو ایک روپیہ انعام دیا جائے گا۔ یہی حالت اس وقت میری تھی کہ مجھ سے بعض دفعہ اپنا لکھا ہوا بھی پڑھا نہیں جاتا تھا۔ جب میر صاحب نے پرچہ دیکھا تو وہ جوش میں آ گئے اور کہنے لگے یہ تو ایسا ہے جیسے لنڈے لکھے ہوں۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی۔ غصے میں فوراً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس پہنچے میں بھی اس وقت گھر میں ہی تھا۔ ہم تو پہلے ہی ان کی طبیعت سے ڈرا کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس شکایت لے کر پہنچے تو اور بھی ڈر پیدا ہوا کہ اب نامعلوم کیا ہو۔ خیر میر صاحب آ گئے اور حضرت صاحب سے کہنے لگے کہ محمود کی تعلیم کی طرف آپ کو ذرا بھی توجہ نہیں ہے۔ میں نے اس کا اردو کا امتحان لیا تھا آپ ذرا پرچہ تو دیکھیں۔ اس کا اتنا برا خط ہے کہ کوئی بھی یہ خط نہیں پڑھ سکتا۔ اسی جوش کی حالت میں وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کہنے لگے آپ بالکل پرواہ نہیں کرتے اور لڑکے کی عمر برباد ہو رہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب میر صاحب کو اس طرح جوش کی حالت میں دیکھا تو فرمایا بلاؤ حضرت مولوی صاحب کو، جب آپ کو کوئی مشکل پیش آتی تو ہمیشہ حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کو بلا لیا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت الاول کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ آپ تشریف لائے اور حسب معمول سر نیچا ڈال کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا "مولوی صاحب میں نے آپ کو اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میر صاحب کہتے ہیں کہ محمود کا لکھا ہوا پڑھا نہیں جاتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا امتحان لے لیا جائے" یہ کہتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قلم اٹھائی اور دو تین سطر میں ایک عبارت لکھ کر مجھے دی اور فرمایا اس کو نقل کرو۔ بس یہ امتحان تھا۔ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لیا۔ میں نے بڑی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر اسے نقل کر دیا۔ اول تو وہ عبارت کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی۔ دوسرے میں نے صرف نقل کرنا تھا اور نقل کرنے میں تو اور بھی آسانی ہوتی ہے۔ چونکہ اصل چیز سامنے ہوتی ہے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

چو آں یارِ وفادار آیدم یاد
فراموشم شوُد ہر خویش و یارے

جب وہ یار وفادار مجھے یاد آتا ہے تو سب رشتہ دار اور دوست مجھے بھول جاتا ہے۔

بغیرِ اُو چساں بندم، دلِ خویش
کہ بے رُویش نمی آید قرارے

میں اسے چھوڑ کر کسی اور سے کس طرح دل لگاؤں کہ بغیر اس کے مجھے چین نہیں آتا۔

دِلم در سینۂ ریشم مجوئید
کہ بستیمش بدامانِ نگارے

دل کو میرے زخمی سینے میں نہ ڈھونڈو کہ ہم نے اسے ایک محبوب کے دامن سے باندھ دیا ہے۔

دلِ من دلبرے را تخت گاہے
سرِ من در رہِ یارے نثارے

میرا دل دلبر کا تخت ہے اور میرا سر یار کی راہ میں قربان ہے۔

چہ گویم فضلِ اُو بر منؔ چگون است
کہ فضلِ اُوست ناپیدا کنارے

میں کیا بتاؤں کہ مجھ پر اس کا فضل کس طرح کا ہے۔ کیونکہ اس کا فضل تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے لاانتہا فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ۔ جو ہر موقع پر اور ہر محل میں وفا کرنے والا ہے۔ مجھے یاد آتا ہے تو اپنے رشتہ دار اور دوست سب کے سب مجھے بھول جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کی بھی وفا خدا تعالیٰ کی وفا کے پاسنگ بھی نہیں ہے اور انسان اسی کی طرف میلان کرتا ہے۔ جو اس سے وفا کرے۔ یا یوں کہیئے کہ جتنا کوئی زیادہ وفادار اور کام آنے والا ہو اتنا ہی زیادہ اس کی طرف میلان ہوتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ مجھے تو اس کا چہرہ دیکھے بغیر چین ہی نہیں آتا۔ اور جب میری یہ حالت ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں اسے چھوڑ کر اپنا دل کسی اور سے لگاؤں۔ میری محبت کی یہ واضح دلیل ہے کہ اسی کی ذات مجھے سکون اور قرار دیتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میرے دل کو میرے زخمی سینہ میں تلاش نہ کرو۔ مرا سینہ زخمی ہے۔ ایک تو اس لئے زخمی ہے کہ لوگ زخم لگاتے ہیں اور دوسرے اس لئے کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا دل وہاں سے نکال لیا ہے اور ایک پیار کرنے والے کے دامن کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ یہ محبت کی انتہا کا اظہار ہے کہ نہ صرف اپنا دل محبوب کو دے دیا ہے بلکہ اپنے دل کو اس کے دامن کے ساتھ باندھ دیا ہے کہ اس سے الگ ہی نہ ہو سکے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میرے دلبر کا تخت تو میرا دل ہے یعنی وہ ہمیشہ میرے دل میں رہتا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس پر راج کرتا ہے اور جہاں تک میرے سر کا تعلق ہے اسے میں اپنے یار کی راہ میں قربان کرتا ہوں۔

ان ساری باتوں کی اصل وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو مجھ پر احسان ہیں۔ جو اس نے مجھ پر فضل کئے ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں کہ میں انہیں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ اور اگر اپنی زبان میں انہیں بیان کرنا چاہوں تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کے فضل تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہیں۔ ایک ایسا سمندر جس کے کنارے ہی نہیں ہیں۔ گویا کہ وہ فضل کرتا ہے اور کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور کسی منزل پر یا کسی موقع پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اب اس کے فضلوں کی انتہا ہو گئی ہے۔ اور اس کے بعد کوئی اور فضل نازل نہیں ہوگا۔ اس کے فضل تو ایک ایسے سمندر کی طرح ہیں جس کا کوئی کنارہ ہی نہیں گویا کہ زندگی کے آخری لمحے تک اس کے بے شمار فضل لمحہ بہ لمحہ اور گام بہ گام نازل ہوتے رہتے ہیں۔

پہلے تین اشعار بھی اسی شعر کو بنیاد بنا کر کہے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وفا اسے یاد کرنا۔ اس کو دل دینا اور اس کے دامن کے ساتھ اپنے دل کو باندھ لینا۔ اپنے دل کو اس کی تخت گاہ سمجھنا اور اپنے سر کو اس پر قربان کر دینا۔ ان ساری باتوں کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل لاانتہا ہیں۔

بقیہ: صد۳ سے آگے

اور پھر میں نے آہستہ آہستہ نقل کیا۔ 'ڈ' اور 'ب' وغیرہ احتیاط سے ڈالے جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کو دیکھا تو فرمانے لگے۔ مجھے تو میر صاحب کی بات سے بڑا فکر پیدا ہو گیا تھا مگر اس کا خط تو میرے خط سے ملتا جلتا ہے۔ حضرت امام جماعت الاول پہلے ہی میری تائید میں ادھار کھائے بیٹھے تھے فرمانے لگے حضور میر صاحب کو تو یونہی جوش آگیا۔ ورنہ اس کا خط تو بڑا اچھا ہے۔

حضرت امام جماعت الاول ہمیشہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں تمہاری صحت ایسی نہیں کہ تم خود پڑھ سکو۔ میرے پاس آجایا کرو میں پڑھتا جاؤں گا اور تم سنتے رہا کرو۔ چنانچہ انہوں نے زور دے دے کر پہلے قرآن پڑھایا اور پھر بخاری پڑھا دی۔ یہ نہیں کہ آپ نے آہستہ آہستہ مجھے پڑھایا ہو۔ بلکہ آپ کا طریق یہ تھا کہ آپ قرآن پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کرتے جاتے۔ کوئی بات ضروری سمجھتے تو بتا دیتے۔ ورنہ جلدی جلدی پڑھاتے چلے جاتے۔ آپ نے تین مہینہ میں مجھے سارا قرآن پڑھا دیا تھا۔ اس کے بعد پھر کچھ ناغے ہونے لگ گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے بعد آپ نے پھر مجھے کہا کہ میاں مجھ سے بخاری تو پوری پڑھ لو۔ دراصل میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب سے قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں ہی میں نے آپ سے قرآن اور بخاری پڑھنی شروع کر دی تھی۔ گو ناغے ہوتے رہے اسی طرح طب بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت میں نے آپ سے شروع کر دی تھی۔ طب کا سبق میں نے اور میر محمد اسحاق صاحب نے ایک دن ہی شروع کیا تھا بلکہ میر صاحب کا ایک لطیفہ جو ہمارے گھر میں خوب مشہور ہوا کہ دوسرے ہی دن میر محمد اسحاق صاحب اپنی والدہ سے کہنے لگے اماں جان! مجھے صبح جلدی جگا دینا۔ کیونکہ مولوی صاحب دیر سے مطب میں آتے ہیں۔ میں پہلے مطب میں چلا جاؤں گا تاکہ مریضوں کو نسخے لکھ لکھ کر دوں۔ حالانکہ ابھی ایک ہی دن ان کو طب شروع کئے ہوا تھا۔

غرض میں نے آپ سے طب بھی پڑھی اور قرآن کریم بھی (—) آپ نے دو مہینے میں ختم کرا دی۔ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور کبھی نصف پارہ اور کبھی پورا پارہ ترجمے سے پڑھ کر سنا دیتے کسی کسی آیت کی (تشریح) بھی کر دیتے۔ اسی طرح بخاری دو تین مہینے میں آپ نے مجھے ختم کرا دی۔ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں آپ نے سارے قرآن کا درس دیا تو اس میں بھی میں شریک ہو گیا چند عربی کے رسالے بھی آپ سے مجھے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ غرض یہ میری علمیت تھی۔

لکھیئے

اگر آپ سلسلہ کے کارکن ہیں تو آپ کے فرائض آپ کا محکمہ متعین کرتا ہے لیکن دیگر مشاغل کے سلسلہ میں ہم بھی آپ سے بات کرنا چاہیں تو غالباً اس میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ ہمارے قارئین پاکستان کے دیہات قصبوں اور شہروں اور مختلف لوگوں کے مختلف پیشوں اور انکی دلچسپیوں سے آگاہ ہو کر اپنے علم میں بھی اضافہ کریں اور اپنی دلچسپی میں بھی۔ اگر آپ ہمیں اپنے گاؤں قصبوں اور شہروں کے متعلق مضامین لکھ کر بھیجیں اور ان میں شہری زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کریں تو یقیناً ہمارے قارئین آپ کے ممنون ہوں گے اسی طرح اگر آپ کے دیہات قصبوں اور شہروں میں کسی خاص پیشے کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہ پیشہ خاصا معروف بھی ہے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباری ملک ۔ بریڈ فورڈ ۔ انگلینڈ

قادیان میں صد سالہ جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت والی، خوشیوں والی اور کام والی بہت لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کے کاموں اور آپ کے قلم اور آپ کی تحریروں میں بہت برکت ڈالے۔

پہلے اپنا تعارف کروا دوں۔ آپ جب چند سال قبل انگلستان تشریف لائے تھے۔ تو آپ سے بریڈ فورڈ میں ملاقات ہوئی تھی امید ہے آپ کو تھوڑا سا یاد ہو گا۔

خاکسار کو گذشتہ سال دسمبر کے شروع میں صد سالہ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ڈیوٹی کے لئے قادیان جانے کا اللہ تعالیٰ نے موقع دیا۔ اور خاکسار کو یہ اعزاز بھی ملا کہ ۱۹۔ دسمبر کو امرتسر سے قادیان تک کے تاریخی سفر میں پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ریل گاڑی میں سفر کیا۔ جنوری میں قادیان سے واپسی پر خاکسار نے نہایت مختصر الفاظ میں اس مبارک سفر اور قادیان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شاندار استقبال کے متعلق تحریر کرنے کی کوشش کی۔ اس مضمون کو دوستوں نے پسند فرمایا اور بہت سے دوستوں کا اصرار رہا ہے کہ اس کو الفضل میں شائع کرواؤں۔ لیکن جھجک کی وجہ سے یہ آپ کو ارسال نہ کیا۔ اب پھر ایک دو دوستوں نے کہا ہے کہ یہ آپ کو بھجواؤں۔ اس لئے یہ مضمون آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اگر اس کو آپ قابل اشاعت سمجھیں تو برائے مہربانی الفضل میں شائع فرما دیں۔ میں آپ کا شکر گذار ہوں گا۔ گو چھ ماہ کا عرصہ گذر گیا ہے لیکن ان مبارک ایام کی میٹھی یادیں اسی طرح تازہ ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رفیق بیگم صاحبہ موٹر نیورون ڈزیز کے عارضہ سے شدید علیل ہیں۔ ڈاکٹروں کے پاس اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا علاج جاری ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے اعجازی شفا بخشے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

جماعت کا صد سالہ عظیم الشان جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات اور شان و شوکت کے ساتھ مورخہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات - جمعہ - ہفتہ قادیان میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ ہر لحاظ سے عظیم الشان اور تاریخی تھا۔ پہلے جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۸۹۱ء میں پچھتر خوش نصیب شامل ہوئے تھے جبکہ اس جلسہ میں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے بائیس ہزار سے زیادہ افراد شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو رفقاء اور ایک رفیقہ بھی شامل ہوئیں۔ سب سے اہم خصوصیت اس جلسہ کی یہ تھی کہ چوالیس سال سے زائد عرصہ کے بعد حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے اور جلسہ کے تینوں دن خطاب فرمایا۔

خاکسار جب ۲۔ دسمبر کو جلسہ کے انتظامات میں مدد کی غرض سے امیر صاحب یو۔ کے کی زیر ہدایت قادیان پہنچا تو عجب سماں تھا۔ یوں لگتا تھا کہ شہر کی ہر در و دیوار شدت سے حضور کے استقبال کی منتظر تھی۔ اس شہر کے گلی کوچے پیارے حضور کے قدموں کو چومنے کے لئے بے قرار نظر آتے تھے۔ اہالیان قادیان کا ایک ہی سوال تھا "حضور واقعی تشریف لا رہے ہیں۔ حضور کب پہنچیں گے"۔ چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں حضور کے استقبال کے لئے سادہ مگر بہت پیارے پیارے ملبوسات تیار کروا رہے تھے۔ ۳-۴ سال کی عمر کے بچے بچیاں حضور کو سنانے کے لئے نماز۔ دعائیں اور نظمیں یاد کر رہے تھے۔ والدین بھی ہر گھر میں جوش و خروش سے استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ بڑے بوڑھوں کی آنکھوں سے تو خوشی کے آنسو ہی نہیں تھمتے تھے۔ ۳۔ دسمبر کی صبح جب خاکسار نماز فجر کے بعد بیت مبارک کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا تو ایک بزرگ درویش آگے بڑھ کر بڑے جوش سے گلے ملے اور پوچھنے لگے۔ "حضور کی صحت کیسی ہے۔ اب تو حضور کا قادیان کا پروگرام پکا ہے نا۔" جب خاکسار نے کہا کہ اب تک تو پکا ہی ہے آپ دعا کریں تو وہ بیقراری سے رونے لگے اور کہنے لگے کہ پیارے آقا پر ہمارا سب کچھ فدا ہو ہم تو حضور کے استقبال کے لئے ہی تو زندہ ہیں۔

پیارے حضور کے استقبال کے لئے پورے محلہ احمدیہ کو جھنڈیوں۔ خوبصورت بینرز لگا کر ۹ خوبصورت گیٹوں اور بجلی کے قمقموں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ شہر کے بازاروں میں بھی غیروں نے استقبالیہ بینرز مختلف زبانوں میں لگائے ہوئے تھے اور جھنڈیوں سے بازاروں کو خوب سجایا ہوا تھا۔ مینارہ اور بیت مبارک و بیت اقصیٰ اور دار پر شاندار چراغاں دور سے نظر آتا تھا۔

حضور ۱۵۔ دسمبر کو لندن سے روانہ ہو کر ۱۶۔ دسمبر کو دہلی پہنچے اور ۱۹۔ دسمبر کو بذریعہ شان پنجاب ایکسپریس دلی سے امرتسر پہنچے جہاں بہت سے سینئر افسران کے علاوہ کافی تعداد میں احباب جماعت نے حضور کا شاندار استقبال کیا۔ ۱۹۔ دسمبر قادیان کی پہلی ٹرین چلنے کی سالگرہ بھی تھی۔ اس لئے حکام نے اسی دن پھر دوبارہ کی ٹرین چلانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ڈھائی گھنٹے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر ٹھہرنے کے بعد حضور بذریعہ ٹرین قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ اس ٹرین میں انجن کے علاوہ ۵ ڈبے تھے اور ۱۶۷ خوش قسمت احمدی احباب و خواتین نے بھی اس ٹرین میں حضور کے ہمراہ سفر کی سعادت حاصل کی۔ انجن کوئلے سے چلنے والا تھا اور ڈبے بھی پرانے زمانے کی عام ٹرینوں والے تھے۔ جن میں لکڑی کی سیٹیں تھیں گاڑی ویرکہ۔ کتھو ننگل۔ جینتی پور اور بٹالہ میں رکی۔ ہر سٹیشن پر حکومت کے افسران حضور کے استقبال کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ بٹالہ سے حضور گاڑی کے دروازے پر ہی کھڑے رہے اور پرانی یادوں کو تازہ کرتے رہے۔ یہ عجیب ہی لمحات تھے۔ کچھ ہی منٹوں کی اب بات تھی۔ حضرت امام جماعت ایک لمبے عرصہ کے بعد قادیان کی پیاری سرزمین پر اپنے مبارک قدم رکھنے والے تھے۔ گاڑی میں موجود ہر شخص کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ہر لب دعاؤں سے لبریز تھا۔ پھر وہ تاریخی لمحہ آیا۔ قادیان پہنچنے سے پہلے درختوں میں سے چراغاں سے جگمگاتا ہوا سفید خوبصورت مینارہ نظر آیا۔ پھر تو فضا نعروں اور زندہ باد کی صداؤں سے معطر ہو گئی۔ یہ نعرے اس جوش سے لگائے گئے کہ ان کی آواز دور دور تک پہنچی۔ گاڑی یہاں کچھ دیر کے لئے رک گئی۔ حضور نے یہاں دعا کروائی۔ اس دعا کے وقت ہر شخص پر رقت طاری تھی۔ آنسو تھے کہ رکتے ہی نہ تھے۔ خدا تعالیٰ کی حمد سے دل لبریز تھے۔ ہر شخص خدا کا شکر گذار تھا کہ اس نے اس تاریخی موقعہ پر آنے کی توفیق دی۔ اس کے بعد ٹرین قادیان سٹیشن کی جانب آہستہ آہستہ چلی۔ فضا میں مسلسل نعرے بلند ہو رہے تھے۔ خاکسار کے قریب ہی دروازے میں ایک خادم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایک مشہور نظم کے اشعار خوش الحانی سے پڑھ رہا تھا۔

جب ٹرین قادیان اسٹیشن پر پہنچی تو وہ نظارے تھے کہ جو زندگی بھر نہیں بھلائے جا سکتے۔ اصل استقبال تو محلہ احمدیہ میں ہی ہونا تھا لیکن ایک خاصی تعداد میں احباب پیارے آقا کے استقبال کے لئے سٹیشن پر پہنچ چکے تھے۔ ٹرین رکتے ہی نعروں کی گونج کے ساتھ احباب پیارے حضور کی طرف کھنچے چلے آئے۔ جذبات کو قابو کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا تھا۔ احباب سے کہیں زیادہ پیارے حضور اپنے غلام کو ملنے کے شوقین تھے۔ اگر احباب کو ذرا پیچھے روکنے کی کوشش کرتے تو حضور فرماتے ان کو روکیں نہیں۔ انہیں آنے دیں۔ ہر شخص حضور کو پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ مل کر جھوم رہا تھا۔ آقا اور خدام دونوں بار بار ملتے لیکن جی تھا کہ بھرتا ہی نہیں تھا۔ حضور جب کار میں تشریف فرما ہونے لگے تو احباب نے پھر بیقرار ہو کر نعرے بلند کرنے شروع کر دئے۔ حضور کار کے قریب ہی چند منٹ تک کھڑے ہاتھ ہلا ہلا کر نعروں کا جواب دیتے رہے۔ حضور کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے ہوتے تھے۔ تقریباً دو صد افراد کا یہ قافلہ کاروں، جیپوں۔ موٹر سائیکلوں۔ بسوں اور ویگنوں کے ذریعہ سٹیشن سے محلہ احمدیہ پہنچا۔ محلہ ناصر آباد سے دار کے بڑے گیٹ تک مرد نئے کپڑوں میں ملبوس قطاروں میں کھڑے تھے اور دار کے احاطہ میں مستورات قطاروں میں کھڑی تھیں۔ یہاں تو عید کا سماں تھا۔ ہر چہرے سے خوشی عیاں تھی۔ قطاروں میں استقبال کی غرض سے آئے ہوئے بعض غیر بھی کھڑے تھے۔ ایک سکھ دوست زور زور سے نعرے بلند کر رہے تھے۔ حضور ناصر آباد کی بیت کے قریب کار سے نیچے اتر گئے اور ہر شخص کو مصافحہ کی سعادت بخشی۔ حضور سے ملتے وقت ہر شخص کی عجیب ہی کیفیت تھی۔ جذبات سے مغلوب بات کرنے سے عاری۔ آنسو تھے کہ چہروں پر گر گر کر ہر چہرے کو گیلا کر رہے تھے۔ فضا مسلسل نعروں سے گونج رہی تھی۔ ان مصافحوں میں تقریباً ایک گھنٹہ لگا۔ حضور کا قیام ام طاہر کے گھر میں تھا۔ حضور نے پہلے بیت مبارک میں نفل ادا کئے پھر بیت اقصیٰ میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ بیت اقصیٰ میں مردوں کے لئے اور بیت مبارک میں خواتین کے لئے انتظام تھا۔ چونکہ دنیا بھر سے اس وقت تک ہزار ہا افراد قادیان پہنچ چکے تھے۔ اس لئے دونوں بیوت کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ یہ جو نمازیں ہوئیں …

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون سین

نائیجیریا میں انتشار

اگرچہ نائیجیریا کی فوجی حکومت نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ وہ جنوری میں اقتدار سول حکام کے سپرد کر دے گی اور الیکشن کے لئے انتخابات کی تاریخیں بھی مقرر ہو چکی ہیں لیکن یوں لگتا ہے کہ فوج اور شہری حقوق کے مجاہد آپس میں لڑ پڑیں گے۔ گذشتہ مئی میں حکومت نے ان مجاہدین کے سات قریبی اراکین کو حراست میں لے لیا تھا۔ اور یہ ۱۹۸۴ء کے ایک قانون کے مطابق کیا گیا تھا۔ جس میں الزام بتانا بھی ضروری نہیں اور عرصہ حراست بھی۔ نائیجیریا افریقہ کا سب سے زیادہ آبادی رکھنے والا ملک ہے۔ اور گذشتہ روز وہاں کیڈونہ اور اس کے ارد گرد جو فسادات ہوئے تھے۔ جنہیں گذشتہ دس سال کے بدترین فسادات کہا جا سکتا ہے ان میں تین سو افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ان جمہوریت کے مجاہدین اور طلباء کا مطالبہ ہے کہ سربراہ حکومت جنرل ابراہیم بابنگیڈا فوری طور پر استعفیٰ دیں اور اس کے بعد ایک قومی کانفرنس بلائی جائے تاکہ نائیجیریا کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس کے پاس اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ جو لوگ شہری اور انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے منظم ہوئے ہیں اور جمہوریت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے زیر زمین ایسی سکیمیں بنائی ہیں جن سے ملک بھر میں فسادات برپا ہوں۔ اور گذشتہ دنوں یعنی مئی میں لیگوس سابق دارالحکومت میں جو غربت کے خلاف مظاہرے ہوئے تھے۔ وہ بھی انہیں لوگوں کا کام تھا نائیجیریا کی کرنسی کی قیمت بہت زیادہ گر گئی ہے۔ اور یہ بھی فسادات کی ایک وجہ ہے۔ عیسائی مسلمانوں کے تعلقات بھی کشیدہ ہیں اور علاقائی طور پر بھی جھگڑے کافی شدت اختیار کر چکے ہیں۔ خاص طور پر شمال میں۔ کیڈونہ فسادات کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔

جنرل ابراہیم بابنگیڈا نے ۱۹۸۵ء میں اقتدار سنبھالا تھا۔ اور بعد میں وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد ہی منتخب لوگوں کو اقتدار دے گا۔ لیکن اب انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات بھی نہیں کہ مجھے فوری طور پر میرے عہدے سے ہٹا دیا جائے جو چار افراد حراست میں لئے گئے ہیں وہ ضرور نہیں بلکہ کسی اور تنظیم کے افراد ہیں۔ یہ پچیس افراد ہیں جنہوں نے ایک تنظیم قائم کر کے شہری حقوق کے حصول کو اپنا ہدف بنایا ہے۔ تجزیہ نگار اور سفارت کار کہتے ہیں کہ فریقین نے مسئلے سلجھانے میں غلطیاں کی ہیں اب جب کہ جمہوریت کے قیام کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے مزید عجلت سے کام لینے کے کوئی معنے نہیں۔ وہ جنہیں مجاہد کہا جاتا ہے۔ وہ وزیر انصاف کلیمنٹ اکانگو CLEMENT AKANGO کے خلاف دعویٰ بھی دائر کرنا چاہتے ہیں۔ ایک آزاد روزنامہ گارڈین کے مدیر نے جو ایک اچھے فاضل سیاست دان بھی ہیں اور تجزیہ نگار بھی اس بات کا اظہار کیا ہے کہ حالات مزید خراب ہوں گے۔ ان کا خیال ہے کہ مجاہدین کو اب زیادہ عجلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ بعض سفارت کار حکومت پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بے وجہ ان مجاہدین کی طرف ضرورت سے زیادہ توجہ دے رہی ہے۔ کیونکہ جہاں تک نائیجیریا کے عوام الناس کا تعلق ہے۔ وہ نہایت بردباری اور تحمل کے ساتھ اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں جب پروگرام کے مطابق وہاں جمہوریت کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

گورباچوف اسرائیل میں

سابق سوویت یونین کے سابق صدر میخائیل گورباچوف اسرائیل پہنچے تو سیاست دانوں نے اور ادیبوں اور دانشوروں نے ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کھلے دل سے خوش آمدید کہا۔ ان سب لوگوں نے میخائیل گورباچوف کی تعریف کی کہ انہوں نے یہودیوں کو نقل مکانی کی اجازت دے کر اسرائیلیوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دل آپ کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ نے ہمارے لوگوں کی آزادی کیلئے بہت کچھ کیا ہے۔ سوویت یونین کے یہودیوں نے ۱۹۷۹ء میں اسرائیل میں بڑی تعداد میں آنا شروع کیا تھا۔ اور وہ ایسا اس لئے کر سکے تھے کہ کریملین نے ان کے سفر کی پابندیاں نرم کر دی تھیں اگرچہ واشنگٹن نے ان کی تعداد مقرر کر دی تھی۔ کہ وہ کتنے لوگوں کو یہاں سے اسرائیل آنے دیں گے۔

سابق سوویت یونین کے ۴ لاکھ یہودی اسرائیل پہنچ چکے ہیں۔ اب ان کی رفتار ۴ ہزار افراد ماہانہ ہے۔ یہ اس لئے کہ اسرائیل میں اقتصادی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اب جو تعداد آ رہی ہے وہ کسی بھی پہلی تعداد سے زیادہ ہے۔ گورباچوف نے اقتدار سے ہٹنے سے پہلے اس بات کا بھی اہتمام کیا کہ اسرائیل کے ساتھ پورے سفارتی تعلقات قائم ہو جائیں یہ تعلقات عربوں کے ساتھ ہمدردی کے نتیجہ میں ۱۹۶۶ء میں منقطع ہوئے تھے۔ گورباچوف نے کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں نے میری بڑی عزت افزائی کی ہے۔ اگرچہ گورباچوف اب سربراہ مملکت تو نہیں ہیں لیکن انہیں ریڈ کارپٹ استقبال دیا گیا۔ مسٹر گورباچوف کو یونیورسٹی کی طرف سے اعزازی ڈگریاں بھی دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے سوویت یونین میں ۱۹۸۵ء میں اقتدار حاصل کیا تھا اور سرد جنگ کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے تھے۔ یہی بات ان کی اپنی اور ان کی کمیونسٹ پارٹی کی تباہی کا باعث بن گئی۔ اور اسی بات نے سوویت یونین کو بھی توڑ پھوڑ دیا۔

لیبیا کا مخمصہ

فرانس ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے لیبیا کے لیڈر معمر قذافی نے گذشتہ جمعہ کے روز کہا کہ لیبیا پیپلز کانگریس اگلے ہفتے اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ ان دو اشخاص کو جن پر پان ایم جیٹ لائنز کے تباہ کرنے کا الزام ہے برطانیہ اور امریکہ کے حوالے کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایسی بات ہے جس کا فیصلہ صرف لیبیا کے باشندے ہی کر سکتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ از خود یہ ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ نے لیبیا کے ان دو افراد پر الزام لگایا ہوا ہے کہ انہوں نے لاکربی سکاٹ لینڈ میں پان ایم جیٹ لائنز جس میں ۲۷۰ افراد سوار تھے ایک بم کے ذریعہ تباہ کر دیا تھا۔

کہتے ہیں کہ لیبیا کا پولیس قذافی کی اس پالیسی کی مخالفت کر رہا ہے کیونکہ ان دو افراد کو حوالے نہ کرنے کی وجہ سے سارے لیبیا پر جو مشکلات نازل ہوئی ہیں ان میں بچے۔ کمزور اور بوڑھے خاص طور پر متاثر ہو رہے ہیں۔ دوائیں بھی نہیں ملتیں اور غذا کی بھی قلت ہے اور ویسے بھی قذافی نے جو دیگر عرب ممالک کے ساتھ رویہ اپنایا ہوا ہے اس کو بھی کہتے ہیں کہ عوام الناس میں پذیرائی حاصل نہیں ہوئی۔ موجودہ حالات میں معمر قذافی کو چاہیے کہ وہ اپنی پوزیشن کو واضح رکھیں اور سارے ملک کے باشندوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ ایسا نہ ہو کر دو افراد کو بچاتے بچاتے ایک بہت بڑی تعداد کو ہلاکت کے منہ میں ڈال دیں اور عربوں کے ساتھ بھی ان کے تعلقات ٹھیک نہ رہیں۔ عربوں کے ساتھ تعلقات اس وقت سے کسی حد تک کشیدہ ہیں جب انہوں نے اس بات پر غور کرنا شروع کیا تھا۔ کہ ان دو افراد کو امریکہ یا برطانیہ کے حوالے کر دینا چاہیے اور معمر قذافی نے ان کی اس بات کو مسترد کر دیا تھا۔

بھارت اور امریکہ

ایک ہندوستانی افسر اعلیٰ نے کہا ہے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ ہندوستان آگے قدم بڑھا کر جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے معاہدے پر دستخط کرے اور اسی طرح اگر وہ چاہتا ہے کہ امریکہ اس کی مدد کرتا رہے تو اسے اپنا انسانی حقوق کا ریکارڈ بھی درست کرنا چاہیے۔ کہا گیا ہے کہ امریکہ نے نہایت واضح الفاظ میں اپنا پیغام بھارت تک پہنچایا ہے۔ اگرچہ اس افسر نے اپنا نام تو نہیں بتایا لیکن تفصیل ساری بیان کر دی۔ امریکی نمائندے نے کہا کہ امریکی کانگریس کی طرف سے انتظامیہ پر خاصا دباؤ ہے۔ کہ جب تک ہندوستان میں انسانی حقوق کی پوری طرح پاسداری نہ کی جائے تعلقات نارمل نہیں ہونے چاہئیں دونوں ملکوں کے تعلقات خاصے ترقی پذیر تھے اور گذشتہ تین سال وہ لحظہ بہ لحظہ آگے بڑھتے رہے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ اب بھی کئی ایسے معاملے ہیں جو ان تعلقات پر بری طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں اور سب سے اہم معاملہ تو جوہری توانائی ہی کا ہے۔ اور اس مسئلے کا تعلق ہندوستان اور پاکستان کے آپس کے تعلقات ہی سے ہے یہاں ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ اور امریکہ کا کہنا ہے کہ ہمارے علم کے مطابق دونوں جوہری توانائی کے لئے پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے پی ڈی اے کو حکومت میں شامل کرنے کی پیشکش کر دی ہے ایم کیو ایم (حقیقی) کو بھی وزارتوں کی پیشکش کی جائے گی تاہم خیال ہے کہ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے اراکین کے استعفوں سے سندھ حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اندر خانے پیپلز پارٹی سے معاملہ طے ہو گیا ہے کہ وہ سندھ حکومت کے خلاف عدم اعتماد نہیں لائے گی۔

○ افغانستان کے صدر صبغت اللہ مجددی نے اقتدار چھوڑ دیا ہے اور اب پروفیسر برہان الدین ربانی آئندہ چار ماہ کے لئے صدر ہوں گے۔ اقتدار قیادی کونسل اور جہاد کونسل کے سپرد کیا گیا ہے۔

○ سانحہ اسلام پورہ کے قاتلوں کا سراغ مل گیا ہے۔ کراچی سے ایم کیو ایم کے بعض افراد کو اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ کے مستعفی ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ ایم کیو ایم کے استعفوں کے بعد اب پیپلز پارٹی سندھ کی سب سے بڑی جماعت رہ گئی ہے۔ اور اس کا کردار اب اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نے بتایا ہے کہ انہیں ابھی تک صرف ۸ اراکین سندھ اسمبلی کے استعفے ملے ہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ فوج اپنے مستقل قیام کی راہیں تلاش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب دفعہ ۱۴۷ یا ۲۴۵ کا سوال نہیں ہے اب تو جنگل کا بادشاہ ہے جو چاہے کرے انہوں نے کہا کہ سنا ہے کہ اب فوج صدر سے بھی مشورہ نہیں کر رہی۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ۳۰ جون کو سورج گرہن ہے اور مقلوجوں کا میلہ بھی خدا خیر کرے۔ انہوں نے کہا کہ اب آرٹیکل ۱۴۷ رہے یا ۲۴۵ آئے مارشل لاء آئے گا۔ حکومت ڈاؤن ہو گی فیملی پلاننگ ہو گی احتساب ہو گا۔

○ اسلام آباد میں بنی گالہ میں جو پولیس ایکشن کیا گیا اس پر وفاقی حکومت نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں نے مشترکہ جلسہ کر کے اس آپریشن کی شدید مذمت کی ہے۔

○ امریکہ نے سربیا کے خلاف کارروائی کا منصوبہ بنا لیا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اور مقبول بھی تو آپ ان پیشوں میں سے کسی پیشے کے متعلق لکھیں اگر آپ کے ہاں کوئی اچھا سکول یا کالج موجود ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی تفاصیل سے احباب کو آگاہ کیا جائے تو ہم آپ کے مضمون کے لئے آپ کے ممنون ہوں گے۔ بہر حال اپنے ارد گرد پھیلے ہوئے حالات اور مواقع کے متعلق ہمیں آپ کے مضامین کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ ہم سے اور ہمارے قارئین سے تعاون فرمائیں گے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ان کی بھی اپنی ہی شان تھی اور اپنا ہی سماں تھا۔ نماز شروع ہوتے ہی نمازیوں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ حضور کی یہ حالت تھی کہ رونے کی وجہ سے کئی کئی بار تلاوت فرما رہے تھے۔ دراصل یہ تو خوشی کے آنسو تھے۔ خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر سے لبریز دل رو رو کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے۔ نمازوں کے بعد حضور کچھ دیر کے لئے بیت میں تشریف فرما رہے اور پھر گھر تشریف لے گئے۔

جمعہ ۲۰ دسمبر کو نماز فجر کے بعد حضور بہشتی مقبرہ دعا کی غرض سے تشریف لے گئے۔ حضور کے پہنچنے سے پہلے ہزاروں مرد اور خواتین بہشتی مقبرہ پہنچ گئے تھے اور تنظیم کے ساتھ خصوصی احاطہ کے باہر کھڑے ہو گئے تھے۔ جو بہشتی مقبرہ میں داخل نہ ہو سکے وہ دار سے بہشتی مقبرہ تک دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو گئے تھے۔ حضور نے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار مبارک پر دعا فرمائی۔ پھر حضرت امام جماعت الاول کے مزار پر اور حضرت سیدہ ام طاہر، حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور دوسرے بزرگان کے مزاروں پر لمبی دعائیں کروائیں اس کے بعد حضور نے احاطہ سے باہر رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دوسرے بزرگان کی قبروں پر دعائیں کروائیں۔ اس کے بعد حضور نے بہشتی مقبرہ میں ہی پاکستان کے مہمانوں کے لئے بنائی گئی قیام گاہوں کا معائنہ فرمایا اور پھر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور کا روزانہ معمول یہی تھا کہ نماز فجر کے بعد بہشتی مقبرہ میں تشریف لے جاتے اور وہاں دعا کے بعد سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ روزانہ ہزارہا مرد و زن بہشتی مقبرہ میں حضور کے پہنچنے سے قبل اکٹھے ہو جاتے اور دعا میں شامل ہوتے۔ اسی طرح ہزارہا افراد دار سے لے کر بہشتی مقبرہ تک دو رویہ کھڑے ہو جاتے اور حضور جب تشریف لاتے تو ہر طرف سے پیارے حضور۔ پیارے آقا کی آوازیں آتیں اور ہر طرف نعرے بلند ہوتے۔ دعا کے بعد جب حضور سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو پھر بھی سماں ہوتا۔ غیر بھی جھک جھک کر حضور کو سلام کرتے۔ بعض غیر حضور کے پاؤں کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے۔ کئی غیر اپنے بچوں کو اٹھا کر کھڑے ہوتے۔ تاکہ حضور ان کو پیار دیں۔ سب کی یہ خواہش ہوتی کہ حضور ان کے گھر تشریف لے جائیں۔ بعض نے تو اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور اب یہیں رہیں۔ حضور بھی ہر گھر والے سے پوچھتے کہ یہاں کون رہتا ہے۔ جلسہ پر کتنے مہمان آئے ہیں۔ ایک دن ایک درویش نے درخواست کی کہ حضور ان کے گھر میں تشریف لائیں۔ ایک بیمار عورت جو ان کی مہمان ہیں حضور کو دیکھنے کی خواہشمند ہیں تو حضور ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضور ہر جگہ پیدل ہی تشریف لے جاتے۔ جلسہ سالانہ پر بھی حضور خدام کے ہمراہ پیدل ہی تشریف لے جاتے۔ ۲۰ دسمبر کو حضور نے خطبہ جمعہ بیت اقصیٰ میں دیا۔ حضور نے خطبہ اس منبر پر کھڑے ہو کر دیا جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب استعمال فرماتے تھے۔ اس منبر کو ٹھیک اسی جگہ پر رکھا گیا تھا۔ جہاں یہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زمانہ میں رکھا جاتا تھا۔

جلسہ سالانہ پر ۵۰ ممالک سے ۲۲ ہزار سے زیادہ حاضرین شامل ہوئے۔ پنجاب بھر میں ہر شہر میں جلسہ سالانہ کے پوسٹر لگائے گئے تھے۔ اس لئے روزانہ دور دراز علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں غیر بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے۔ مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ محلہ ناصر آباد کی بیت کے ساتھ میدان میں تھے۔ اس موقع پر سات سو کے قریب خدام خدمت خلق کی ڈیوٹی کر رہے تھے۔ حضور کے جلسہ گاہ میں تشریف لاتے ہی فضا نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ حضور نے جمعرات ۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب فرمایا۔ ۲۷ دسمبر کو جمعہ کا خطبہ دیا اور نماز جمعہ کے بعد مستورات سے خطاب فرمایا اور ۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب فرمایا۔ اختتامی خطاب سے قبل حضور کی ایک تازہ نظم پڑھی گئی جس میں ہندی الفاظ کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ حضور کے خطاب کے دوران خاکسار نے خود اپنی آنکھوں سے غیروں کو بھی روتے دیکھا ہے۔ پاکستان سے تشریف لانے والے احمدی بھائی اور بہنیں جذبات سے مغلوب ہو جاتے تھے۔ روزانہ رات دس بجے سے ایک ڈیڑھ بجے تک جب بیس پچیس بسوں کا قافلہ پاکستان سے قادیان پہنچتا تو پُر جوش نعروں کی گونج دور دور تک سنی جاتی۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بھی ۱۷۰ سے زیادہ افراد تشریف لائے۔ ہر وقت گلیوں میں۔ بازاروں میں ہر جگہ بھیڑ رہتی۔ نمازوں کے وقت ہر جگہ صفیں بنی ہوتیں۔ بیت الدعا میں نفل ادا کرنے کے لئے لمبی قطاریں لگی ہوتیں۔ یہی حال بہشتی مقبرہ میں ہوتا۔ گویا وہاں تو ہر لمحہ ہی نہایت بابرکت اور رحمتوں سے بھرپور تھا۔ خدا تعالیٰ ایسے ایام بار بار لائے اور ہر احمدی کو ان مبارک مواقع پر قادیان جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر ۱۹۳۷ء
ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی
D.H.MS
R.H.M.P

• قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: ۳-D-1 گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں

درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے

دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنیکے بعد

خاندانی معالج امراضِ دندان

پرانے تجربہ کار

چنیوٹ میں ربوہ والے

ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز

پرانا اڈہ لاریاں۔ چھتی مسجد نزد صدر چونگی چنیوٹ

فون کلینک : ۹۴۵۰

کوڈ چنیوٹ : ۰۴۶۶

دانتوں کی مانند قدرتی

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت

دانت بغیر تار۔ بغیر تالو۔ فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ جن سے آپ تمام اشیاء باآسانی چبا سکتے ہیں۔

لندن جانے والے احباب کیلئے خوشخبری

air masters

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن جانے والوں کیلئے رعائتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

میسرز ایئر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس۔ ۲۸۔ ایمپریس روڈ

نزد ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور فون نمبر ۳۶۶۱۵۱ - ۲۱۲۸۶۱

مینیجر:۔ سیّد ظہیر احمد شاہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ

فون نمبر ۵۹۲

بیکار نہ رہیئے ہُنر سیکھئے

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن

داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک۔

مدّت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)

داخلہ جاری ہے

امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

کلاسیں ۹۲-۷-۱ سے شروع ہونگی

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUIN TOYOTA PARTS

47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

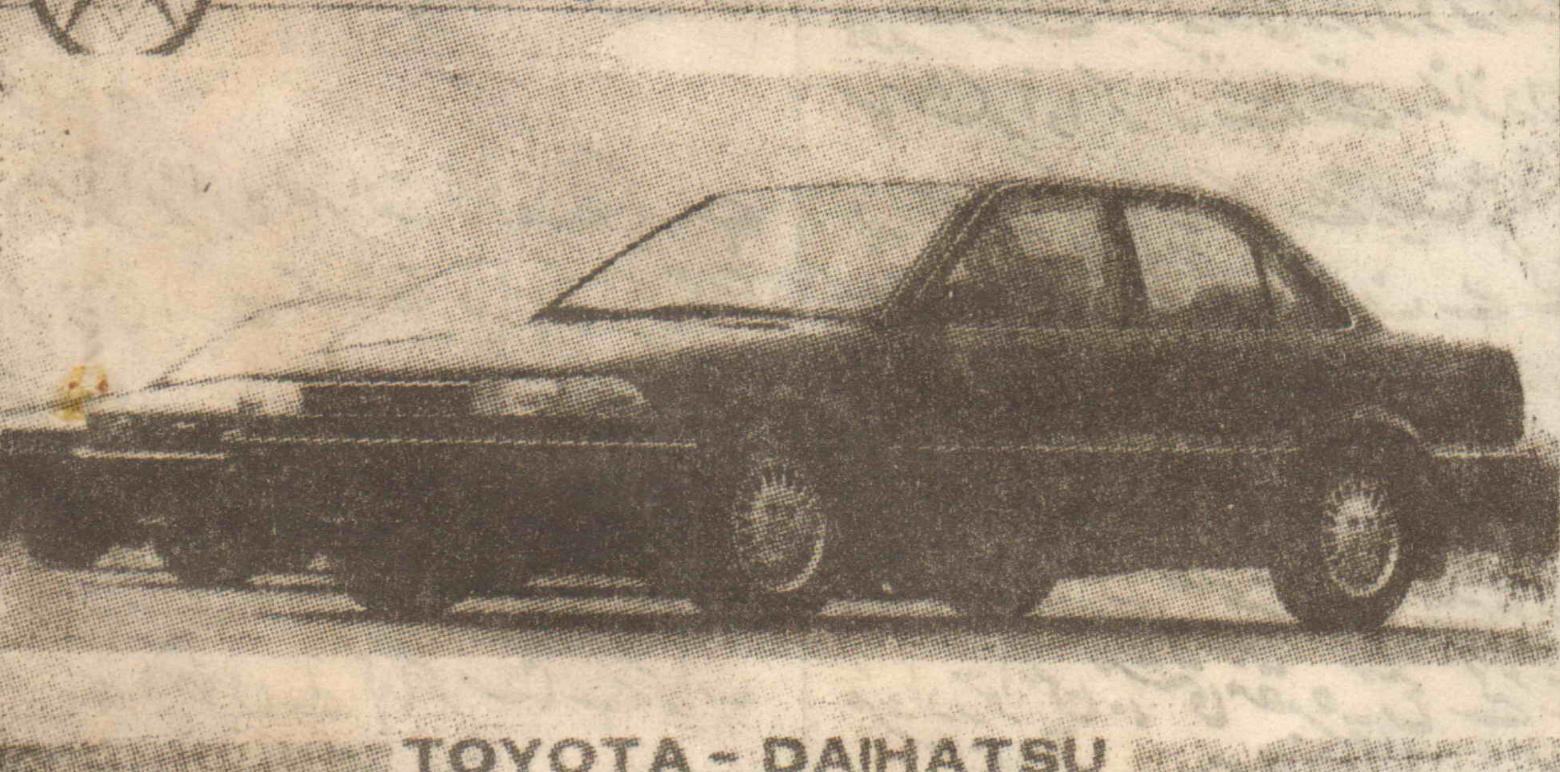

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون ۷۷۲۴۶۰۶

۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

ضرورت سیلز مین

کراچی، سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں اپنے امیر جماعت صاحب کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں معاوضہ انتہائی معقول اور ترقی کے روشن امکانات ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی۔ گولبازار ربوہ

فون : ۷۷۱، ۶۰۶

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

خوشخبری

لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں۔ ہم دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ

کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۱۴۷ - ۵۲۹۶۲۴

IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

کول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: ۴۸۸۸۴۴

۴۸۰۹۴۴